السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید مجذوم ہے کمانے دھمانے کے لائق نہیں ہے۔ اس بے بسی اور مجبوری کی وجہ سے اپنی عورت ہندہ کو اجازت دے دے کہ میں اب تمہارا نان نفقہ کا کفیل نہیں ہوسکتا۔ تم اپنے گزر کی کوئی صورت کرلو۔ زید دوسال سے اس کی ہم بستری سے علیحدہ ہے۔ ہندہ مجبور ہوکر کبھی میکہ میں اور کبھی ناطاقت شوہر کے گھر محنت مزوری کرے گزر کرتی تھی بلا تعلق شوہر کے چوں کہ ہندہ جوان ہے عمر کے گھر ٹھکانہ کرلیا ہے جہاں احتمال زنا کا ہے۔ عمر ہندہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے پس کیا زید کے قول مذکور سے سے ہندہ مطلقہ ہوگئی؟ اگر مطلقہ ہوگئی ہے تو کیا اس کی عدت بھی پوری ہوگئی؟ کیوں کہ زید کی طرف سے اجازت ملے ہوئے عرصہ گزرگیا اور اگر زید کے قول مذکور سے ہندہ پر طلاق نہیں واقع ہوئی تو مجذوم تنگ دست غیر مستطیع شوہر کے نکاح سے ہندہ کی گلوخلاصی کی کیا صورت ہے؟ عورت کا موجودہ ولی صرف اس کا چچا ہے جس نے نکاح کی اجازت دے دی ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں خط کشیدہ فقرہ کنائی ہے اگر زید نے ان الفاظ کے ذریعہ ہندہ کو اپنی زوجیت سے خارج کرنے اور دوسرے شخص سے نکاح کرکے گزر کی صورت پیدا کرنے کی اجازت دی تھی اور طلاق دینے کی نیب کی تھی یا یہ الفاظ بوقت مذاکرہ طلاق کے کہا تھا تو ہندہ پر ایک طلاق واقع ہوگئی۔ اگر اس فقرہ کے بعد ہندہ کو تین حیض آچکے ہیں تو اس کی عدت بھی پوری ہوگئی وإبتداء العدة فی الطلاق عقیب الطلاق وفی الوفاة عقیب الوفاة فإن لم تعلم بالطلاق أو الوفاة حتی مضت مدة العدة فقد انقضت عدتها (ہدایہ) اور اگر زید نے ان الفاظ سے طلاق دینے کی نیت نہیں کی تھی۔ اورنہ یہ الفاظ بوقت مذاکرہ طلاق کہے تھے تو ہندہ مطلقہ نہیں ہوئی۔ اس صورت میں اور اگر زید نے ان الفاظ سے طلاق دینے کی نیت نہیں کی تھی۔ اورنہ یہ الفاظ بوقت مذاکرہ طلاق کہے تھے تو ہند مطلقہ نہیں ہوئی۔ اس صورت میں اور اگر زید فقرہ نہ بولتا تب بھی ہندہ کو شرعا دو سبب سے نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہے:

پہلا سبب: جب شوہر اپنی محتاجی وتنگ دستی اور بے بسی و مجبوری کی وجہ سے اپنی بیوی کے نان نفقہ پر قدرت نہ رکھے تو عورت کو بذریعہ حاکم یا سردار یا پنچ نکاح فسخ کرانے کا اختیار حاصل ہے ارشاد ہے وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا (البقرہ: 229) عن ابی ہریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل فی الرجل لایجد ما ینفق علی أہلہ قال یفرق بینهما (دار قطنی) وعن سعید بن المسیب فی الرجل لایجد ما ینفق علی اہلہ؟ قال یفرق بینهما أخرجہ سعید بن منصور الشافعی وعبدالرزاق عن سفیان عن ابی الزناد عنہ قال ابوالزناد: قلت لسعید بن المسیب: سنة؟ قال سنة وہذا مرسل قوی

یہی مذہب ہے حضرت عمر وحضرت علی وحضرت ابوہریرہ حسن بصری اور امام مالک وامام شافعی وامام احمد اور ظاہریہ کا۔

دوسرا سبب: زید کو جذام کی بیماری ہوگئی ہے اور بعد النکاح شوہر کے مجذوم یا مجنون یا مبرص یا مجنون ہوجانے کی صورت میں بھی اگر عورت شوہر کے ساتھ نہ رہنا چاہے تو اس کو نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہے وإن حدث العیب بعد العقد فیہ وجهان (أحدهما) یثبت الخیار وہو ظاہر قول الخرقی لأنہ قال فإن جب قبل الدخول فلها الخیار فی وقتها لأنہ عیب فی النکاح یثبت الخیار مقارناً فأثبتہ کالإعسار والرق فإنہ یثبت الخیار إذا قارن مثل أن تغز الأمة من عبد ویثبتہ إذا طرأت الحریة إذا عتقت الأمة تحت العبد ولأنہ عقد علی منفعة فحدوث العیب بها یثبت الخیار کالاجاة (والثانی) لایثبت الخیار وہو قول أبی بکر وابن حامد ومذہب مالک لأنہ عیب حدث بالمعقود علیہ بعد لزوم العقد أشبہ الحادث بالمبیع والصحیح الأول وہذا ینتقض بالعیب الحادث فی الإجارة، وقال أصحاب الشافعی إن حدث بالزوج أثبت الخیار وإن حدث بالمرأة فکذلک فی أحد الوجهین ولایثبتہ فی الآخر لأن الرجل یمکنہ طلاقها بخلاف المرأة.

(ولنا أنهما تساویا فیما إذا کان العیب سابقاً فتساویا فیہ لاحقا کالمتبایعین (الشرح الکبیر علی متن المقنع وکذا فی المغنی 60/10

واضح ہو کہ ہندہ قانون انفساخ نکاح مسلم 1939 کے ماتحت بذریعہ عدالت بھی نکاح کراسکتی ہے۔ نکاح فسخ کراکر عدت گزارلینے کے بعد اس کا ولی یعنی چچا دوسری جگہ اس کا نکاح کردے

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 274

محدث فتویٰ